اردو زبان کی خوبیاں

ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف
میاں سرائے کٹرہ بازار، سنبھل (یوپی)

اردو جہاں ایک طرف بولنے میں آسان، سننے میں میٹھی اور لکھنے میں خوبصورت ہے وہیں وہ اپنے تلفظ، شیریں بیانی، شاعری اور معیاری ادب سے بھی پوری طرح مالا مال ہے۔ اس کی بہت سی خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے وہ آج بھی مقبول ہے اور برصغیر کا بہت بڑا حصہ اب بھی اس کی دلفریب خوشبوؤں سے مہکا ہوا ہے۔ اس کے الفاظ جہاں کانوں میں رس گھولتے ہیں وہیں زبان کو لطافت و شیرینی سے بھی ہمکنار کرتے ہیں۔ اس کے موتی جیسے حروف جہاں تحریری شکل میں دیکھنے والوں کی بینائی کو تسکین ادا کرتے ہیں وہیں اس کے خوبصورت اشعار سننے والوں کے دلوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ اس کے قواعد ہمیں زبان دانی سکھاتے ہیں۔ تو صرفی ونحوی قاعدے مضمون نویسی کے رموز اور انشاء پردازی کے ہنر سے آگاہ کرتے ہیں۔ دنیا بھر کی معلومات سے معمور مختلف شعری ونثری اصناف پر مشتمل اردو کا ادب ہماری معلومات میں اضافے کا باعث ہونے کے ساتھ ہی ہمارے ذوق مطالعہ کو تسکین بھی عطا کرتا ہے۔ یہی چند خوبیاں ہیں جن کا قدرے تفصیلی مطالعہ ہم قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس تحریر سے ہمارا مقصد اردو کی خوبیوں کو بیان کرنا اور بچوں کو اس کے مطالعے کی جانب راغب کرنا ہے۔

اردو کی خوبیوں کو ہم مختصر طور پر مندرجہ ذیل عنوانات سے واضح کر سکتے ہیں۔ (۱) اردو کا تلفظ (۲) اردو رسم الخط (۳) اردو کی شیریں بیانی (۴) اردو کی شاعری (۵) اردو قواعد (۶) اردو ادب

آیئے اب ان موضوعات پر کچھ تفصیل سے روشنی ڈالی جائے۔

(۱) اردو کا تلفظ: اردو کی سب سے اہم، نمایاں اور ممتاز خوبی اس کا تلفظ ہی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کی ایک بڑی آبادی اس کی شیدائی اور فریفتہ ہے۔ واقعی اردو بولنے والے جس طرح تلفظ کی فصاحت اور اس کے حروف کی ادائیگی کے ماہر ہوا کرتے ہیں وہ بات دوسری دیگر زبانوں میں کہاں ہے؟ اس کی فصاحت کا راز تو یہی ہے کہ اس کے بولنے والے دنیا کی دیگر زبانوں کے حروف کی ادائیگی بھی بہت عمدہ اور بہتر طریقے سے کر لیتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ان زبانوں کے حرف بھی شامل کر لیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر اردو کے حروف ہجا یوں تو بنیادی اعتبار سے عربی و فارسی سے لیے گئے ہیں مگر تلفظ کو وسعت دینے کے لیے اردو زبان کے ماہرین نے اس میں ہندی، ترکی، سندھی اور انگریزی و دیگر کچھ اور زبانوں کے حروف بھی شامل کر لیے ہیں۔ سر دست ہم ہندی سے اس کی کچھ مثالیں پیش کرتے ہیں جن میں ٹ اور ڈ سر فہرست ہیں۔ جو ہندی کے ट اور ड اور انگریزی کے T اور D کا تلفظ کرتے

ہیں۔اس طرح ایک اور حرف ژ بھی ہے۔جس کی حقیقی آواز
تو فارسی اور چینی و جاپانی زبانوں میں دیکھنے کو ملتی ہے، مگر اردو
والے اس کا بھی تلفظ آسانی سے کر لیتے ہیں۔اس طرح
ہائے مخلوط کی آوازیں بھی ہیں یہ بھی ہندی کے حروف کو تلفظ
کرنے کا ایک طریقہ ہے۔جس کی مثال ,थ,ख,घ,फ
भ,ड़,ढ,ध حروف کی ادائیگی کے لیے ہائے مخلوط کا سہارا
لیا گیا ہے۔جس کا طریقہ اصلی مصوتہ جیسے ب،پ،ت
وغیرہ حروف کے ساتھ ہائے ہوز لگا کر آواز کو ثقیل کر دیا گیا
ہے۔بطور مثال ب سے بھ،پ سے پھ اور ت سے تھ کی
تشکیل کی گئی اور ہندی مخلوط آوازوں کا تلفظ اردو کو دیا گیا
ہے۔اب ہم بلا خوف تردید اس بات کا دعویٰ کرنے میں حق
بجانب ہیں کہ اردو تلفظ کے اعتبار سے دنیا کی واحد ایسی
زبان ہے جس کی نظیر دنیا کی کسی اور زبان میں دیکھنے کو نہیں
ملتی۔اسی لیے دنیا کی کوئی بھی زبان ہو ان کے حروف کی
درست ادائیگی کی مکمل صلاحیت اردو میں موجود ہے۔چنانچہ
تمام حق پسند لوگوں کو اردو کے تلفظ کی عمدگی اور اس کی صوتی
وسعت کا قائل ہونا پڑتا ہے اور وہ ہزار حیل و حجت کے
باوجود اردو کے وسیع الصوت اور فصیح و بلیغ ہونے کا قائل
ہو جاتے ہیں۔

(۲) اردو کا رسم الخط: اردو کے موتی جیسے حروف اور
ان کی خوبصورت بناوٹ، دلآویز نشست فطری طور پر
ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے اور دیکھنے والا اس کا
گرویدہ ہو جاتا ہے۔اس کی تحریر کا اختصار دیدہ زیب جوڑ و
پیوند، پرکشش دائرے، حسین کششیں، خوشنما شوشے یہ سب
چیزیں مل کر ایک حسین دلربا کے پرکشش سراپا کا وجود ادا
کرتے ہیں۔واقعی اردو کی حسین و پرکشش تحریر صفحۂ قرطاس
پر ایک نہایت حسین وجمیل نازنین کا تصور پیش کرتی ہے اور
اردو کی دلنشیں تحریر کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ کاغذ پر اردو کے
الفاظ نہیں بلکہ سیج پر کوئی حسین و نازنین عروس اپنے تمام ناز و
ادا اور غمزہ و رعنائی کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔اسی سے متاثر
ہو کر ہی تو راقم الحروف نے یہ شعر کہا ہے:

کاغذ پہ جلوہ گر ہیں اردو کے لفظ ایسے
پھولوں کی سیج پر ہو کوئی عروس جیسے

اردو تحریر کی دلکشی اور اس کے املا کی خوبصورتی تو ضرب
المثل ہے اور اس وقت جب کہ خوشخطی پر خاص دھیان دیا
جائے اور کتابت و خوشنویسی کو دھیان میں رکھ کر اس کے لکھنے
کی مشق کی جائے، اس میں مہارت حاصل کی جائے۔پھر
اس کے مطابق لکھی ہوئی اردو یقیناً خوبصورت اور دلکش معلوم
ہوگی۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم ابتدائی کلاسوں میں
پڑھا کرتے تھے تو ٹاٹل کے قلم سے تختی پر خوشخط لکھنے کی مشق
کی جاتی تھی اور اس میں خوب محاذ آرائی ہوتی تھی۔ایک
دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوششیں کی جاتی تھیں۔
اسکولوں اور مدارس میں خوشخطی کا ایک مخصوص پیریڈ بھی ہوا
کرتا تھا۔خواہشمند طلبا اس میں کتابت کے اصولوں کے
مطابق خوش خط لکھنا سیکھا کرتے تھے۔

آج بھی اگر یہی کوشش کی جائے تو اردو پہلے کی طرح
حسین ہے۔خوبصورت ہے اور دلکش و دلربا ہے۔آج بھی
اس میں وہی حسن باقی ہے۔بس ضرورت ہے اس بات کی
کہ اردو کو اس کے اصول و ضابطے کے مطابق لکھا جائے۔
بچوں کو چاہئے کہ اس سلسلے میں سنجیدہ ہوں اور اپنے اساتذہ
سے خوش خط اردو لکھنا سیکھیں۔تاکہ ان کی تحریر بھی درست
ہو اور اردو کا حسن بھی باقی رہے۔

(۳) اردو کی شیریں بیانی: اردو کی دیگر خوبیوں سے بالاتر اس کی شیرینی تو ضرب المثل ہے۔ اردو کے شائقین، اہل ذوق اور اس کے چاہنے والے تو اپنی جگہ، اس کی شیرینی کے تو اس کے مخالفین بھی قائل ہیں اور ہزار تکلف، حیل و حجت اور بغض وعناد کے آخر کار انہیں بھی اردو کی شیریں بیانی تسلیم کر لینی پڑتی ہے۔ دراصل اردو کی مٹھاس اس کے فصیح و بلیغ الفاظ، خوشنما ترکیبیں، نہایت شیریں اشعار اور دل کو چھو لینے والی شاعری ہے کہ لوگ جنھیں گنگنانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ خاص کر نوجوان دلوں کی تو یہ دھڑکن ہیں کہ جس طرح سے ان کے سینوں میں دل دھڑکتا ہے اسی طرح ان کے لبوں پر اردو کے اشعار اور غزلیں تھرکتی رہتی ہیں۔

اگر عالمی زبانوں پر خاص طور پر مشرق وسطیٰ کی لسانی صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو عربی اپنی فصاحت اور فارسی شیرینی کے لیے شہرت حاصل کئے ہوئے ہیں اور عرب حضرات کو تو اپنی گویائی پر اس قدر ناز وفخر ہے کہ وہ دنیا کے دیگر عوام کو عجمی کہا کرتے ہیں۔ اسی طرح اہل فارس بھی دوسرے ممالک و اقوام کو تہذیب وثقافت اور ادب ولٹریچر میں اپنے مقابلے کمتر سمجھا کرتے ہیں۔ اگر ان دونوں کے دعووں کو درست تسلیم کر لیا جائے تو بھی اردو کے حق میں ہی فیصلہ جاتا ہے کہ دنیا کے تمام اہل عقل و دانش نے تسلیم کر لیا ہے کہ عربی کی فصاحت اور فارسی کی شیرینی دونوں کے حسین مجموعے کا نام ہی ''اردو'' ہے اور یہ دونوں خوبیاں ہی اردو کے اندر در آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے اہل ذوق اور زبان و گفتگو میں شائستگی، شیرینی اور دلربائی پیدا کرنے کے خواہشمند حضرات کے لیے اردو سیکھنا اور اردو بولنا لازمی تسلیم کیا گیا ہے جس کی تصدیق احمد فراز کے ان اشعار سے ہوتی ہے:

سنا ہے بولے تو باتوں سے پھول جھڑتے ہیں
یہ بات ہے تو چلو بات کر کے دیکھتے ہیں

بچوں کو چاہئے کہ اردو حروف صحیح اور درست طریقے سے بولنا سیکھیں۔ خاص طور پر ح ش ق غ اور اسی طرح کے دوسرے حروف بھی اپنے صحیح مخارج سے نکالنا سیکھ لیں تا کہ ان کی زبان بھی سدھر جائے اور اردو کی شیریں بیانی بھی قائم رہے۔

(۴) اردو شاعری: اردو عمر کے اعتبار سے اگر چہ کمسن اور صغرسن زبان ہے، مگر اس قلیل عمر میں اس کی شاعری نے جو مقبولیت حاصل کی ہے اس کی مثال دنیا کی کسی اور زبان میں ملنا بہت مشکل ہے۔ دراصل اس کی شہرت اور پذیرائی کی اصل وجہ اس کی شاعری ہی ہے۔ یہ شاعری خواہ مشاعروں والی ہو، رسالوں والی یا پھر فلمی نغموں والی۔ ہر ہر محاذ اور مقام پر اردو کی شاعری نے شہرت دوام حاصل کی۔ مشاعرے تو عوام و خواص ہر دو طبقوں میں مقبول ہیں ہی۔ فلمی نغموں نے بھی مقبولیت وشہرت کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے۔ حتیٰ کہ فلمی ڈائیلاگ اور اس کے نام تک وہی پسند کئے جاتے ہیں جو خالص اردو میں ہوتے ہیں۔ اردو شاعری پر مبنی پرانے گانے جو ''اولڈ از گولڈ'' کے عنوان سے پہچانے جاتے ہیں۔ آج بھی سننے والوں کو دل تھام لینے پر مجبور کر دیتے ہیں اور خالص اردو کے حسین ودلکش الفاظ اور شیریں نغمے سامعین کے دلوں کو چھو جاتے ہیں اور اپنی مقبولیت کا احساس دلاتے ہیں۔ اردو شاعری کی یہی مقبولیت تو ہے جو مخالفین کی ہزار کوششوں کے باوجود اس کو مرنے نہیں دیتی۔ اردو نہ صرف آج قائم و دائم ہے بلکہ روز افزوں ترقی کرتی

جارہی ہے اورلوگوں کے دلوں کی دھڑکن بنی ہوئی ہے۔ یہ اس کی مقبولیت کے ساتھ روشن و تابناک مستقبل کی بھی ضامن ہے۔

(۵) اردو قواعد: کسی بھی مکمل اور معتبر زبان کی طرح اردو کی ایک خوبی اس کے قواعد بھی ہیں۔ ہر چند کہ دیگر اور زبانوں کی طرح اس کے قواعد بھی عربی و فارسی سے ہی لیے گئے ہیں، مگر اس کے ادبا و مصنّفین اور نقاد و محققین نے بڑی جانفشانی، محنت اور لگن و جدو جہد کے بعد عربی و فارسی کے قواعد سے اس کو پوری طرح مستثنٰی ومنفرد کر دیا اور اس کے اندراب بہت سی چیزیں مخصوص ومنفرد ہیں اور صیغے بنانے، صرف ونحو، علم البیان اور محاورے وضرب الامثال میں اپنا الگ ہی مقام رکھتی ہے۔ اس کے حروف ہجا، واحد جمع کے قاعدے، تذکیر و تانیث کے اصول، صرفی ونحوی قاعدے، رموز و اوقاف وغیرہ اپنا الگ ہی وجود رکھتے ہیں۔ کچھ چیزیں تو اردو میں ایسی خوبیوں کی مالک ہیں جس کی مثال دنیا کی دوسری کسی بھی زبان میں نظر نہیں آتی اور برخلاف دیگر زبانوں کے ایک ایک لفظ میں ہی کام چل جاتا ہے۔ جبکہ کسی دوسری زبان میں اسی مفہوم کو دو دو، تین تین الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے۔ بطور مثال ایسے شخص کو جس کی ایک آنکھ خراب ہو عربی میں واحد العین ، فارسی میں یک چشم اور انگریزی میں One Eyed کہا جاتا ہے جبکہ اردو میں صرف ''کانا'' کہہ کر ہی کام نکال لیا جاتا ہے۔ یہی خوبی اردو کی گنتی میں بھی ہے کہ اکثر زبانوں میں بہت سی گنتیوں کے لیے کم سے کم دو لفظ استعمال کئے جاتے ہیں جب کہ اردو میں تقریباً ہر ایک گنتی کے لیے ایک ہی لفظ کافی ہوتا ہے۔ جیسے 25 کے لیے انگریزی میں Twenty Five عربی میں خمس و عشرون، فارسی میں بست و پنج استعمال ہوتا ہے۔ جب کہ اردو میں ''پچیس'' کہہ کر مفہوم ادا کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں ہر ایک گنتی کی اپنی الگ آواز ہے۔ واحد جمع کے تعلق سے عربی اور سنسکرت زبانوں پر نظر ڈالتے ہیں تو اس سلسلے میں عربی میں واحد، تثنیہ، جمع، سنسکرت میں

बहुवचन اور दो वचन,एकवचन کے نام سے تین تین حیثیتیں ہیں۔ جبکہ اردو میں صرف واحد اور جمع کے تحت ہی بات مکمل کر لی جاتی ہے۔ یعنی اس کی ایک خوبی اختصار بھی ہے۔

(۶) اردو ادب: اردو کی دیگر اور خوبیوں میں ایک خوبی اس کا عظیم الشان ادب بھی ہے۔ جو نثری و شعری اصناف کی لاتعداد کتابوں میں پھیلا ہوا ہے۔ داستان ہو، افسانے، ناول ہوں یا ڈرامے، تنقید و تحقیق، تذکرے وسوانح عمریاں، ادبی تاریخ ہو یا سفرنامے۔ اسی طرح شعریات میں نعت، مرثیہ ومنقبت، مثنوی ونظمیں، رباعی وقطعات۔ غرض کہ ہر ایک صنف میں ہی بے شمار کتابیں اور لامحدود مواد موجود ومحفوظ ہے۔ اس کے ساتھ ہی اردو شاعری کی ایک صنف ''غزل'' تو اس صفت وخوبی کی حامل ہے جس کی مثال دنیا کی کسی اور زبان سے پیش کرنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اس کی غزلیں ہر ایک گھر یہاں تک کہ جہاں اردو بولی بھی نہ جاتی ہو وہاں بھی سنی جاتی ہیں۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہندوستانی سنیما کی کامیابی اور مقبولیت کی وجہ سے اردو کے نغمے، غزلیں اور اس کے مکالمے ہی ہیں جو عموماً اردو میں ہی ہوا کرتے ہیں۔

پیارے بچو! اردو میں ادب اطفال کے حوالے سے

بھی بڑی تعداد میں کتابیں موجود ہیں اور نظموں، ڈراموں، مضامین، کہانیوں کے ساتھ ہی دلچسپ لطائف، پر لطف تصویری فیچر کارٹون کہانیاں، معلوماتی کوئز، پزلس اور ذہنی تربیتیں، مشغلے بچوں کے تفریحی مشاغل پر مشتمل دیگر موضوعات بڑی تعداد میں اردو میں موجود ہیں۔ حوصلہ افزا اور مبارکباد کے قابل اردو کے وہ قلمکار حضرات بھی ہیں جو مالی مفاد اور نام ونمود کو بالائے طاق رکھ کر محض اردو کی خدمت اور نئی نسل کو اس سے وابستہ رکھنے کے لیے اپنی تحریری وتخلیقی صلاحیتیں اردو کے لیے وقف کئے ہوئے ہیں اور بچوں کے لیے دلچسپ وسبق آموز مواد تخلیق کر رہے ہیں۔ یہی وہ خوش آئند وحوصلہ افزا نتائج ہیں جن کو دیکھ کر اردو کے روشن مستقبل کی بشارت دی جاسکتی ہے۔

اس نوخیز ونوشگفتہ زبان کو عالم وجود میں آئے ہوئے ابھی زیادہ عرصہ بھی نہیں ہوا۔ اس کے ادبی ذخائر پر نظر ڈالتے ہیں تو بھی حیرت واستعجاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ اتنی چھوٹی عمر اور قلیل عرصے میں اتنا معیاری ادب کس طرح عالم وجود میں آیا اور کیوں کر اس کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اردو کتابوں کی تعداد و معیار کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ذاتی کتب خانے ہوں یا اسکول کالج کی لائبریریاں، عوامی دارالمطالعے ہوں یا کتابوں کے نجی ذخائر ہر جگہ ایک معتبر تعداد اردو کتابوں کی دیکھنے کو مل جائے گی۔ جو اس کی مقبولیت، پسندیدگی اور دل پذیری کی دلیل ہے۔ اس طرح جب ہم مارکیٹ اور نمائش گاہوں میں دیکھتے ہیں تو وہاں بھی اردو اخبار و رسائل اور کتابیں دیکھنے کو مل جاتی ہیں۔ ان کی تعداد وہاں تو بہت ہی زیادہ ہوا کرتی ہے۔ جہاں اردو پڑھنے اور بولنے والے رہا کرتے ہیں۔ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ آج بھی 'اردو بازار' کے نام سے ہمیں کچھ مقامات دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ جو اردو ادب کے معیار و مقام کی یاد دلاتے ہیں۔

اردو زبان کی اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جن کو اس مختصر تحریر میں بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انشاء اللہ کسی اور مضمون میں اس پر مکمل ومبسوط بحث کی جائے گی۔ آج کے دور میں جس کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اردو والوں کے دلوں سے احساس کمتری دور کی جاسکے اور انھیں پوری طرح سے اعتماد ویقین دلایا جاسکے کہ اردو دنیا کی کسی بھی ترقی یافتہ زبان سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ بلکہ بہت سی خوبیوں میں تو وہ دنیا کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں پوری طرح خوبصورت ودلنشیں اور ترقی یافتہ ہے اور اپنی بقا وسلامتی کی پوری طرح اہل ہے۔

○○

توجہ طلب

- قلمکار حضرات اپنی تخلیقات کے ساتھ اپنا پاس بک میں درج نام انگریزی میں اسپیلنگ کے ساتھ ضرور لکھیں۔ اپنا مکمل پتا، پن کوڈ اور رابطے کے لیے فون نمبر بھی ضرور درج کریں۔
- قلمکاروں سے ایک گزارش اور ہے کہ بذریعہ ای۔میل اپنی تخلیقات بھیجنے سے قبل اپنی تخلیقات کو ایک بار ضرور پڑھ لیں تاکہ اس میں پروف کی غلطیاں کم سے کم رہیں۔

—ادارہ